

# جھوٹے توازن کی گھناؤنی دھوکہ دہی: مغربی میڈیا کی اسرائیل کے غزہ میں نسل کشی کو سفید کرنے میں شرکت

4 جولائی 2025 تک، غزہ میں تباہی ناقابل فہم ہے۔ انداز 270,000 سے 378,000 فلسطینی اسرائیل کے تازہ ترین حملے کے آغاز سے ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہ تعداد سرکاری طور پر رپورٹ کیے گئے 57,000 براہ راست ہلاکتوں کو بہت سچھے چھوڑ دیتی ہے، جو خود ملے کے نیچے دبے ہوئے لاشوں اور ناقابل رسائی علاقوں کی وجہ سے محدود ہیں۔ اس کے باوجود، اس بے مثال اجتماعی قتل عام کے سامنے، مغربی میں سڑیم میڈیا "توازن" اور "غیر جانبداری" کے ہاتھے کے تحت ایک گھناؤنی طور پر مسخ شدہ بیانیہ پیش کرتا رہتا ہے۔ یہ نام نہاد غیر جانبداری محض شرکت داری سے کم نہیں ہے۔ ایک جوہری ہتھیاروں سے لیس قابض ریاست اور محصور، بے ریاست آبادی جو ناکہندی اور بمباری کے تحت ہے، کو برابر وزن دینے سے، میڈیا تنظیمیں نسل کشی کے تشدد کو سفید کرنے میں فعال شریک بن جاتی ہیں۔

## دباتی گتی شماریات اور ہلاکتوں کی تعداد کی چھپاوا

اعداد و شمار ایک ایسی کہانی بیان کرتے ہیں جس کا میڈیا سامنا کرنے سے انکار کرتا ہے۔ جنوری 2025 میں دی لانسیٹ میں شائع ہونے والی ایک تحقیق نے 2024 کے وسط تک 64,000 سے زائد براہ راست ہلاکتوں کا تخمینہ لگایا، اور نوٹ کیا کہ یہ تعداد 41 فیصد کم بیان کی گئی تھی۔ بعد کی تخمینوں نے، بھوک، بیماریوں اور نیادی ڈھانچے کے خاتمے سے ہونے والی بالواسطہ ہلاکتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، جولائی 2024 تک کل ہلاکتوں کی تعداد 186,000 تک ہونے کی پیش گوئی کی۔ اس کے بعد سے جاری شدت کے پیش نظر، موجودہ 270,000 سے 378,000 کا دائرہ قیاس آرائی نہیں ہے۔ یہ تنازعات کے علاقوں میں اضافی اموات کے تاریخی ماذلز پر بنی ہے۔ اس کے باوجود، میڈیا غزہ کی وزارت صحت کے محدود اعداد و شمار پر قائم رہتا ہے، اس کی ساکھ پر "حماس کے زیر انتظام" کا لیبل لگا کر شکوک و شبہات ڈالتا ہے۔ جبکہ وزارت کے سچھے اسرائیلی حملوں کے دوران درستگی کے طویل ریکارڈ کو نظر انداز کرتا ہے۔ یہ جان بوجھ کر کم روٹنگ تباہی کے ہمانے کو کمزور کرتی ہے اور عالمی غم و غصے میں تا خیر کرتی ہے۔

# ظلہ کی پروپیگنڈہ اور رد کردہ خوفناک کہانیاں

صحافتی جرم صرف حذف نہیں بلکہ تحریف بھی ہے۔ جنگ کے آغاز میں، عالمی سرخیاں غیر مصدقہ اور خوفناک کہانیوں کی بازگشت کرتی تھیں: 40 بچوں کے سر کاٹے گئے، ایک بچہ تندور میں پکایا گیا، ایک جنین مار کے رحم سے کاٹا گیا۔ یہ دعوے، جو سیاستدانوں نے وسیع پیمانے پر پھیلانے اور سی این این اور اسکائی نیوز جیسے میڈیا آفٹ لیٹس نے بغیر تنقید کے بڑھا چڑھا کر پیش کیے، اسرائیل کی جوابی کارروائی کے لیے جذباتی جواز کے طور پر کام کرتے تھے۔ امریکی صدر جو بائیڈن نے خود ایک عوامی خطاب میں سر کاٹنے کے دعوے کو دہرا یا۔ ان الزامات کی تائید کے لیے کبھی کوئی ثبوت نہیں ملا۔ حتیٰ کہ اسرائیلی حکومت نے بعد میں تسلیم کیا کہ وہ ان کی تصدیق نہیں کر سکتی۔ اور پھر بھی، آج تک، ان میں سے بہت سے میڈیا آفٹ لیٹس نے کوئی رسمی واپسی جاری نہیں کی۔ کچھ اب بھی رد کردہ دعووں کا حوالہ دیتے ہیں گویا وہ حقیقت ہیں۔

یہ صحافت نہیں ہے۔ یہ ظلم کی پروپیگنڈہ ہے۔ ایک میکا نرم جو اجتماعی قتل عام کو جواز پیش کرنے اور اختلاف رائے کو خاموش کرنے کے لیے ہے۔ جب غیر مصدقہ خوفناک کہانیوں کو فوری طور پر، بغیر تنقید کے نشریاتی وقت دیا جاتا ہے جبکہ دستاویزی اسرائیلی جنگی جرائم پر شکوہ و شبہات ظاہر کیے جاتے ہیں یا مکمل طور پر کم تر دکھانے جاتے ہیں، تو ایک نمونہ ابھرتا ہے: فلسطینیوں کی غیر انسانی بنا بنا اور اسرائیلی استشنا کی تہائی۔

## ادارہ جاتی تعصب اور میڈیا کی ملی بھگت

اس تعصب کی منظم نوعیت واضح ہے۔ بی بی سی، مشرق وسطیٰ کے ایڈیٹر رفیع برگ کے تحت، غزہ: ڈاکٹرز زیر حملہ جیسے تحقیقی مواد کو دفن کر دیا، صرف چینل 4 جیسے زیادہ بہادر میڈیا آفٹ لیٹس کے ذریعے بچایا گیا۔ سی این این نے اسرائیلی دعووں کو رد کیے جانے کے بعد بھی نشر کرنا جاری رکھا، حتیٰ کہ الجزیرہ کے دستاویزی فلم فیلنگ غزہ میں تفصیل سے یہاں کردہ داخلی اعترافات کو نظر انداز کیا۔ نیو یارک ٹائمز جیسے امریکی میڈیا اداروں نے آرولین ایڈیٹوریل پالیسیاں نافذ کیں جنہوں نے "نسل کشی" کے لفظ پر پابندی لگائی، یہاں تک کہ جب بین الاقوامی عدالت انصاف نے جنوبی افریقہ کے اسرائیل کے خلاف نسل کشی کے مقدمے کو قابل قبول قرار دیا۔ ایکسل اسپر نگر جیسے یورپی میڈیا کلکٹو میریٹس کے غیر قانونی آباد کاری کی معیشت میں مالیاتی مفادات ہیں، جو براہ راست تصرف سے منافع کماتے ہیں جبکہ پولیٹیکو جیسے ذمی اداروں کے ذریعے کو رنج کو شکل دیتے ہیں۔

## گواہوں کو خاموش کرنا: صحافت کے خلاف جنگ

میڈیا کے خلاف کو بڑھاتے ہوئے، اسرائیل نے جملے کے آغاز سے ہی تمام غیر ملکی صحافیوں کے غزہ میں داخلے پر پابندی لگا دی، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ واحد براہ راست رپورٹنگ محصر فلسطینی صحافیوں سے آتی ہے۔ ان مقامی رپورٹرز نے اپنی کوریج کے لیے حتیٰ قیمت ادا کی۔ تقریباً 250 افراد کو اسرائیلی فورسز نے ہلاک کیا، اس ہلاکتوں کی تعداد میں وہ بھی شامل ہیں جو واضح طور پر پریس کے طور پر شناخت شدہ تھے۔ گواہوں کو ختم کر کے اور آزاد آوازوں کو خاموش کر کے، اسرائیل اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ واقعات کا اس کا ورثن عالمی بیانیے پر غلبہ حاصل کرے۔

## جھوٹا تو ازن: گمراہ کرنے کا آلم

جو چیز ان معاملات کو جوڑتی ہے وہ محض تعصیب نہیں بلکہ جان بوجھ کر بنائی گئی معماری ہے۔ جھوٹا تو ازن ایک غیر جانبدار فریم ورک نہیں ہے۔ یہ گمراہ کرنے کا ایک آلم ہے۔ جس طرح ایک زمانے میں موسمیاتی تبدیلی سے انکار کرنے والوں کو موسمیاتی سانسند انوں کے ساتھ پیش کیا جاتا تھا، اور ویکسین مخالفین کو طبی اتفاق رائے کے خلاف پلیٹ فارم دیے جاتے تھے، اسی طرح غزہ میں نسل کشی کو قابض اور مقبوضہ کے درمیان جھوٹی مساوات کے تحت دفن کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ کوئی بحث نہیں ہے۔ یہ ایک یک طرفہ قتل عام ہے، جس میں ایک چوتھائی ملین سے زائد فلسطینی ہلاک ہوئے، جبکہ اسرائیلی طرف اس تعداد کا ایک حصہ ہے۔

## شرکت داری کی قیمت

اس دھوکہ دہی کے تباہج بہت بڑے ہیں۔ یہ بین الاقوامی عمل کو تاخیر سے دوچار کرتا ہے۔ یہ مرتکبین کو بے قصور عمل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ محصر ایک پورے قوم کے دکھ کو مٹا دیتا ہے۔ یہ مستقبل کے جرائم کو حوصلہ دیتا ہے۔ مغربی میڈیا کو اپنی غیر جانبداری کے دعوے کو ترک کرنا چاہیے، غزہ میں اسرائیل کے اقدامات کی حقیقت کا سامنا کرنا چاہیے، اور ان جھوٹوں کے ریکارڈ کو درست کرنا چاہیے جن کی ترویج میں انہوں نے مدد کی۔ غزہ کا خون اس سے کم کا تقاضا نہیں کرتا۔

خاموش رہنا۔ یا اس سے بھی بدتر، ”متوازن“ رہنا۔ نسل کشی کے ساتھ کھڑا ہونا ہے۔